۱۹۔خلافت کا مسئلہ

اس عقیدے کے بارے میں 0 آیتیں اور 12 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

خلافت کا مسئلہ بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس میں امت کے دو طبقے الجھے ہوئے ہیں، اور اس وقت تو پورے عرب میں اتنے لڑ رہے ہیں کہ اس میں شام، عراق، یمن، لیبیا برباد ہو چکے ہیں

یہ مسئلہ صحابہ کے زمانے کا تھا، اس وقت نہ خلافت ہے اور نہ خلافت کا مسئلہ ہے، لیکن لوگ اسی زمانے کی بات کو پکڑے ہوئے ہیں اور اس کو بلا وجہ ہوا دے دے کر امتوں کے درمیان تفرقہ پیدا کر رہے ہیں

کاش کہ ان باتوں کو بھلا دیا جاتا اور سب مل کر اپنے اپنے ملکوں کو ترقی دیتے تو کتنا اچھا ہوتا، اس وقت پورا یورپ مل کر فیصلہ کر لیتے ہیں اور مسئلے کو آسانی سے حل کر لیتے ہیں، لیکن مسلمان بیٹھ کر کوئی مسئلہ حل نہیں کر پاتے، بلکہ جب بھی بیٹھتے ہیں تو کوئی نیا جھگڑا پیدا کر کے اٹھتے ہیں

خلافت کے بارے میں اسلام کا نظریہ

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ ملوکیت کی طرح کسی آدمی کو زبردستی تھوپ نہ دیا جائے ، بلکہ جمہوریت باقی رہے اور مسلمان اتفاق رائے سے خود ہی اپنا خلیفہ منتخب کرے، البتہ مختلف موقع پر حضورؐ نے اشارہ کیا کہ حضرت ابوبکرؓ امت کے لئے زیادہ بہتر ہیں، ان میں انتظامی صلاحیت بہت اچھی ہے۔

خود حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے

اس کے لئے احادیث یہ ہیں

1۔عن ابی جھیفة قال قلت لعلی ھل عندکم کتاب ؟ قال لا : الا کتاب الله او فھم أعطیه رجل مسلم او ما فی ھذه الصحیفة قال قلت و ما فی ھذه الصحیفة ؟ قال العقل و فکاک الاسیر و لا یقتل مسلم بکافر ۔(بخاری شریف، باب کتابۃ العلم،ص ٢٤،نمبر ١١١)

ترجمہ۔ابو جہینہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا، کیا آپ کے پاس [رسول اللہ ﷺ کا] کوئی خط ہے، انہوں نے کہا نہیں! صرف میرے پاس قرآن ہے، یا ایک مسلمان کو جو سمجھداری دی جاتی ہے وہ ہے، یا جو اس صحیفے میں ہے، میں نے پھر پوچھا، اس صحیفے میں کیا ہے، فرمایا دیت کے احکام، قیدیوں کو چھڑانے کے احکام، اور یہ حکم کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

اس حدیث میں سائل نے باضابطہ پوچھا ہے کہ، کیا خلافت کے بارے میں آپ کے پاس کوئی تحریر ہے توانہوں نے انکار فرمایا کہ میرے پاس کوئی تحریر نہیں ہے۔

2۔عن عامر بن واثلة قال سأل رجل عليا هل كان رسول الله ﷺ يسر اليک بشیء دون الناس فغضب علی حتى احمر وجهه و قال ما كان يسر الى شيئا دون الناس غير انه حدثنی باربع كلمات و انا و هو فی البيت فقال لعن الله من لعن والده و لعن الله من ذبح لغير الله و لعن الله من اوى محدثا و لعن الله من غير منار الارض ۔(نسائی ریف، کتاب الضحایا، باب من ذبح لغیر اللہ عزوجل، ص ۶۱۴، نمبر ۴۴۲۷)

ترجمہ۔عامر بن واثلہ فرماتے ہیں کہ، ایک آدمی نے حضرت علیؓ کو پوچھا، کیا حضور ؐ نے آپ کو چپکے سے کوئی بات کہی ہے، جولوگوں کو نہ کہی ہو، تو حضرت علیؓ کا چہرہ غصے سے لال ہوگیا، اور کہنے لگے کہ لوگوں کو چھوڑ کر مجھے چپکے سے صرف چار باتیں کہی ہیں، اس وقت میں اور حضور ؐ گھر میں تھے، حضورؐ نے فرمایا کہ، جس نے اپنے والد پر لعنت کی اللہ اس پر لعنت کرے، جس نے اللہ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا اللہ اس پر لعنت کرے،، دین میں نئی چیز پیدا کرنے والے کو جس نے اس کو پناہ دی ، اللہ اس پر لعنت کرے، اور جس نے زمین کے نشان کو بدل دیا، اللہ اس پر لعنت کرے

اس حدیث میں ہے میں خود سوال کرنے والے نے پوچھا کہ کیا آپ کو حضورؐ نے کوئی خاص بات بتائی ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ چار باتیں بتائی اور کچھ نہیں بتایا، جس کا مطلب یہ تھا کہ خلافت کی وصیت کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا ہے

جب حضرت علی ؓ نے خود سختی سے فرمایا کہ میرے لئے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے تو دوسرے لوگ کیوں شور مچاتے ہیں کہ حضرت علیؓ خلیفہ اول ہیں، اور حضورؐ نے ان کے لئے خلافت کی وصیت کی ہے

اس بات کی تائیداس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کے بعد کبھی خلافت کا دعوی نہیں کیا، اورحضرت عثمان کی شہادت کے بعد جب لوگوں نے حضرت علیؓ کو خلافت دینی چاہی تو انہوں نے صاف انکار کیا ، اور بہت اصرار کے بعد اسکو قبول فرمایا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلیفہ بننا نہیں چاہتے تھے،صرف بادل نخواستہ امت کے فائدے کے لئے بہت اصرار کے بعداس کوقبول کیا۔

اس لئے یہ شور مچانا کہ حضرت علیؓ کے لئے خلافت کی وصیت کی تھی یہ ٹھیک نہیں ہے،اورخاص طور پراس وقت چودہ سوسال گزر جانے کے بعداس مسئلے کولیکر مسلمانوں کو دوٹکڑے کرنا تو اور بھی اچھا نہیں ہے۔ اس پرغورفرمائیں

3۔عن عائشہ قالت : ما ترک رسول الله ﷺ دینارا و لا درهما و لا شاۃ و لا بعیرا و لا اوصی بشیء ۔(مسلم شریف، باب ترک الوصیۃ لم لیس لہ شیء یوصی لہ،ص ۷۱۷،نمبر ۴۲۲۹/۱۶۳۵) ترجمہ۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا،حضور نے اپنی وراثت میں نہ دینار چھوڑا، نہ درہم چھوڑا، نہ بکری چھوڑی، نہ اونٹ چھوڑے،اور نہ کسی چیز کی وصیت کی

4۔عن الاسود بن زید قال ذکروا عند عائشة ان علیا وصیا فقالت متی اوصی الیه ؟ فقد کنت مسندته الی صدری . او قالت حجری . فدعابالطشت فلقد انخنث فی حجری و ما شعرت انه مات فمتی اوصی الیه ؟ (مسلم شریف، باب ترک الوصیۃ لم لیس لہ شیء یوصی لہ،ص ۷۱۸،نمبر ۴۲۳۱/۱۶۳۶)

ترجمہ۔حضرت عائشہؓ کے سامنے تذکرہ ہوا کہ حضرت علیؓ خلافت کے وصی ہیں،تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ وصیت کب کی؟ حضورؐ تو میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، یایوں فرمایا کہ میری گود

میں تھے،۔۔۔پھر طشت منگوایا، پھر میری گود میں جھک گئے، مجھے تو پتہ بھی نہیں چلا کہ آپ ؐ کا وصال ہو گیا، تو حضرت علیؓ کو وصیت کب کی!

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور ؐ نے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے

حضورؐ نے اشارہ کیا کہ میرے بعد ابو بکرؓ کو خلیفہ منتخب کر لیں تو بہتر ہے

حضور ؐ نے صراحت کے ساتھ خلیفہ بننے کے لئے کسی کا انتخاب نہیں فرمایا، لیکن کئی حدیثوں میں اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کو امت منتخب کر لے تو یہ بہتر ہے

اس کے لئے احادیث یہ ہیں

5۔عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان امرأة سالت رسول الله ﷺ شیئا فامرها ان ترجع الیه فقالت یا رسول الله ارأیت ان جئت فلم اجدک ؟ قال ابی: کانها تعنی الموت، قال فان لم تجدنی فاتی ابا بکر (مسلم شریف، باب من فضائل ابی بکر، ص ۱۰۵۱، نمبر ۶۱۷۹/۲۳۸۶)

ترجمہ۔ایک عورت نے حضور ؐ سے کچھ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ واپس آؤ، پھر پوچھا یا رسول اللہ اگر آپ نہ ہو تو کس کے پاس آؤں ؟ میرے باپ نے اشارہ کیا کہ، عورت یہ پوچھ رہی تھی کہ آپ کے وصال کے بعد کس کے پاس آؤں؟ حضور ؐ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔

6۔ عن عائشة قالت قال لی رسول الله ﷺ فی مرضه : ادعی لی ابا بکر أباک و اخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل ، انا اولی ، و یأبی الله و المومنون الا ابا بکر ۔(مسلم شریف، باب من فضائل ابی بکر، ص ۱۰۵۱، نمبر ۶۱۸۱/۲۳۸۷)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے اپنے مرض میں مجھ سے یہ فرمایا کہ اپنے والد ابو بکر، اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں کوئی تحریر لکھ دوں، مجھے اس کا ڈر ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے، یا کہنے والا کہے کہ میں زیادہ بہتر ہوں [یعنی خلافت کا میں زیادہ مستحق ہوں] لیکن اللہ اور مومنین ابو بکر کو ہی پسند کریں گے۔

اس حدیث سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے [۱] ایک تو یہ کہ حضورؐ اپنے مرض میں جو خط لکھوانا چاہتے تھے وہ حضرت ابو بکر کی خلافت کے بارے میں لکھوانا چاہتے تھے، حضرت علی کے بارے میں نہیں، اسی لئے تو حضرت ابو بکر، اور ان کے بیٹے کو بلانے کے لئے کہا، [۲] اور دوسری بات یہ ہے کہ حضورؐ نے تمنا ظاہر کی کہ اللہ اور مومنین حضرت ابو بکر کو ہی خلیفہ بنائیں گے، اور یہ تمنا پوری بھی ہوئی، تاہم کسی کے لئے خلیفہ بننے کی وصیت نہیں کی۔

7۔عن ابی موسی قال مرض النبی ﷺ فاشتد مرضه فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس ، قالت عائشة : انه رجل رقیق اذا قام مقامک لم یستطیع ان یصلی بالناس قال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف ، فاتاه الرسول فصلی بالناس فی حیاة النبی ۔(بخاری شریف، باب اہل العلم والفضل احق بالامامۃ، ص ۱۱۰، نمبر ۶۷۸)

ترجمہ۔حضور ؐ کی مرض نے شدت اختیار کی تو آپ نے فرمایا کہ، ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اس پر حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، اس پر بھی حضور ؐ نے فرمایا کہ ابو بکر ہی کو نماز پڑھانے کے لئے کہو، حضرت عائشہ ؓ نے دوبارہ وہی عذر پیش کیا، حضور ؐ نے پھر کہا کہ، ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ ؓ نے پھر ابو بکر ؓ کا عذر پیش کیا، حضور ؐ نے پھر کہا کہ، ابو بکر کو نماز پڑھانے کے لئے کہو، تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جو عورتیں سازشیں کر رہی تھیں، اس طرح کی ہو، حضرت ابو بکر ؓ کے پاس رسول اللہ ؐ کا قاصد آیا، جس کی وجہ سے حضرت ابو بکر ؓ نے حضور ؐ کی زندگی میں لوگوں کی جماعت کرائی

اس حدیث میں حضور نے تین مرتبہ زور دیکر حضرت ابو بکر ؓ کو نماز کی جماعت کروانے کے لئے فرمایا، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ میرے بعد بھی حضرت ابو بکر ہی نماز پڑھائیں، اور امیر منتخب ہوں۔ اور اسی قسم کی احادیث کی بنیاد پر صحابہ نے حضرت ابو بکر ؓ کو خلیفہ منتخب کیا

لوگ بوڑھوں کی بات مان لیتے ہیں

ایک بات اور بھی یاد رہے کہ لوگوں میں مختلف طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں، اس لئے وہ لوگ حکم ماننے میں عمر دراز اور بوڑھے لوگوں کی بات مان لیتے ہیں، حضرت علی ؓ علم کے پہاڑ تھے، اہل بیت میں سے تھے لیکن وہ جوان تھے، حضور کے وصال کے وقت ان کی عمر ۳۳ سال تھی، اس لئے دوسرے لوگ جلدی انکی بات نہیں مانتے، اور حضرت ابو بکر ؓ کی عمر اس وقت ۶۱ سال تھی وہ بوڑھے تھے اس لئے لوگ ان کی بات مان لیتے، ان کو قوموں کا تجربہ بھی زیادہ تھا، اس لئے بھی لوگوں نے انکو منتخب کیا اس نکتہ پر بھی غور کریں

اختلاف کے وقت خلفاء راشدین کی اتباع کریں

اس حدیث میں ہے کہ اختلاف کے وقت میں خلفاء راشدین کی اتباع کرنی چاہئے۔

8۔عن عرباض بن سارية .....فقال قائل يا رسول الله ﷺ كان هذه موعظة مودع فما ذا تعهد الينا ؟ فقال اوصيكم بتقوى الله و السمع و الطاعة و ان عبدا حبشيا فانه من يعيش منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها و عضو عليها بالنواجذ ۔(ابوداود شریف، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، ص ۶۵۱، نمبر ۴۶۰۷ / ترمذی شریف، نمبر ۲۶۷۸)

ترجمہ۔ کہنے والوں نے کہا، اے اللہ کے رسول، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری نصیحت ہے، تو آپ ہمیں کیا پیغام دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ امیر کی بات سنو، اور ان کی اطاعت کرو چاہے حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، پھر فرمایا کہ جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا، اس وقت میری سنت اور ھدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو بہت مضبوطی سے پکڑنا۔

،اس حدیث میں ہے کہ میرے بعد بہت اختلاف ہوں گے، ایسے موقع پر خلفاء راشدین کی سنت کو پکڑنا چاہئے۔اس لئے ان حضرات کو گالی نہیں دینی چاہئے۔

سب نے مل کر حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ منتخب کیا

9۔فحمد الله ابو بکر و اثنی علیه ......فقال عمر بل نبیعک انت سیدنا و خیرنا و احبنا الی رسول الله ﷺ، فاخذ عمر بیده فبایعه و بایعه الناس۔(بخاری شریف، کتاب فضائل الصحابۃ باب،ص٦١٦،نمبر٣٦٦٨)

ترجمہ۔حضرت ابو بکرؓ نے حمد وثنا کی ۔۔۔حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں،آپ ہمارے سردار ہیں،ہم میں سب سے اچھے ہیں،اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی،اور لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی۔

اس حدیث میں ہے کہ تمام لوگوں نے خوشی سے حضرت ابو بکرؓ سے بیعت کی ہے،اس لئے ان کو سب نے مل کر خلیفہ بنایا تھا،اور وہ متفقہ امیر تھے۔

اس لئے یہ کہنا کہ حضرت ابو بکرؓ خلافت پر غاصب تھے،صحیح نہیں ہے

اور اس قول صحابی میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ ان صحابہ میں سے سب سے زیادہ اچھے تھے،اور حضورؐ کے سب سے زیادہ قریب بھی تھے،،اور بوڑھے ہونے کی وجہ سے ہر طرح کا تجربہ بھی تھا اس لئے ان کو خلیفہ بنانا ہر اعتبار سے بہتر تھا

حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کی تھی

بعد میں حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تھی ، بخاری شریف میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے

10۔عن عائشة ...استنكر عليؓ وجوه الناس فالتمس مصالحة ابی بكر و مبايعته و لم يكن يبايع تلک الاشهر ...فقال عليؓ لابی بكرؓ موعدک العشية للبيعة فلما صلی ابو بكرؓ الظهر رقی المنبر فتشهد و ذكر شان عليؓ و تخلفه عن البيعة و عذره بالذی اعتذر اليه ثم استغفر، و تشهد عليؓ فعظم حق ابی بكرؓ و حدث انه لم يحمله علی الذی صنع نفاسة علی ابی بكرؓ و لا انكارا للذی فضله الله به و لكنا نری لنا فی هذ الامر نصيبافاستبد علينا فوجدنا فی انفسنا فسر بذالک ا لمسلمون و قالوا اصبت ، و كان المسلمون الی عليؓ قريبا حين راجع الامر المعروف (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر،ص۷۱۹،نمبر۴۲۴۰)۔

ترجمہ ۔حضرت علیؓ کو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ میری طرف توجہ کم دے رہے ہیں،اس لئے حضرت ابوبکرؓ سے صلح کی اوران سے بیعت کرنے کی درخواست کی ، انہوں نے ان چھ مہینوں میں بیعت نہیں کی تھی ۔۔۔حضرت علی نے فرمایا بیعت کے لئے شام کا وقت ٹھیک ہے ، جب حضرت ابوبکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر بیٹھے،اور کلمہ شہادت پڑھا،اور حضرت علیؓ کی شان بیان کی،اوراب تک بیعت سے پیچھے رہے اس کی وجہ بیان کی ،اور حضرت علیؓ نے جو عذر پیش کی اس کا بھی ذکر کیا پھر استغفار کیا۔اور حضرت

علیؓ نے کلمہ شہادت پڑھا،اور حضرت ابوبکرؓ کے حق کی عظمت بیان کی ،اور یہ بھی کہا کہ میں نے جو کیا ہے وہ حضرت ابوبکر پر فوقیت کی وجہ سے نہیں کی ہے،اور اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کو فضیلت دی ہے مجھے اس کا انکار بھی نہیں ہے،لیکن میرا خیال تھا کہ اس معاملے [وراثت میں ، یا خلافت میں] میرا بھی کچھ حصہ ہے،لیکن مجھے وہ نہیں ملا جس کی وجہ سے میرا دل اچاٹ ہوا[اور اب میں خوشی سے بیعت کے لئے آ گیا ہوں] ، اس سے مسلمان بہت خوش ہوئے ، اور سب نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا ، اور جب حضرت علیؓ نے امر معروف کی طرف رجوع کیا تو لوگ حضرت علیؓ کے بہت قریب آ گئے۔

اس حدیث میں دو باتیں ہیں[ا] ایک تو حضرت علیؓ نے بھی بعد میں حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کی۔

[۲] حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت کا اقرار کیا۔اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی حضرت علی کی فضیلت کا اقرار کیا، یہ کتنی اچھی بات ہے

دونوں بڑے حضرات نے آپس میں صلح کر لی ۔اس لئے اب ہم لوگوں کو بھی اسی صلح پر راضی ہو جانا چاہئے

کیونکہ اگر ہم اسی کو پکڑے رہیں گے تو ہم دو ٹکڑوں میں بٹ جائیں گے،اور دوسری قومیں ہمیں پیس کر رکھ دے گی جو اس وقت ہو رہا ہے۔اور ہمیشہ کے لئے امت میں اختلاف باقی رہ جائے گا۔

خلیفہ متعین ہونے کے بعد بلا وجہ ان سے اختلاف کرنا جائز نہیں ہے

خلافت کے لئے بیعت کرنے کے بعد بلا وجہ ان سے اختلاف کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے فتنہ ہوگا ،اس کے لئے حدیث یہ ہے

11۔عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبة .....و من بایع اماما فأعطاه صفقة یده و ثمرة قلبه فلیطعه ان استطاع فان جاء آخر ینازعه فاضربوا عنق الآخر ۔(مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلیفۃ الاول فالاول، ص۸۲۸، نمبر۱۸۴۴/۴۷۷۶)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ جس نے امام سے بیعت کی اور اپنا ہاتھ دے دیا، اور اپنا دل بھی دیا، تو جتنا ہو سکے اس کی اطاعت کرنی چاہئے ،اور اگر کوئی دوسرا آدمی خلافت لینے کے لئے جھگڑا کرنے لگے تو دوسرے کی گردن ماردو

اس حدیث میں ہے کہ خلیفہ تعین ہونے کے بعد ان کی پوری اطاعت کرنی چاہئے

اس لئے اتنا زمانہ گزرنے کے بعد بھی جو لوگ اختلاف کا معاملہ بار بار سامنے لاتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے ،اس سے بلا وجہ مسلمانوں میں اختلاف ہوتا ہے، اور مسلمان دو ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے، اور دوسری قوموں کے سامنے ان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی

پانچ خلیفوں کی خلافت کی مدت

حدیث میں یہ ہے کہ خلافت راشدہ کی مدت تیس 30 سال ہوگی
اس کے لئے یہ حدیث ہے۔

12۔عن سفینة قال قال رسول الله ﷺ خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم یوتی الله الملک او ملکه من یشاء۔

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ خلافت نبوت تیس ۳۰ سال ہے پھر اللہ اپنا ملک جس کو دینا چاہے دے گا

۔قال سعید قال لی سفینة امسک علیک ابا بکر سنتین ، و عمر عشرا، و عثمان اثنی عشرا ، و علی کذالک ، قال سعید قلت لسفینة ، ان ھولاء یزعمون ان علیا لم یکن خلیفة قال کذبت استاہ بنی الزرقاء ، یعنی بنی مروان ۔ (ابوداود شریف، کتاب السنة، باب فی الخلفاء، ص ۶۵۶، نمبر ۴۶۴۶)

ترجمہ۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ پھر حضرت سفینہؓ نے اس کی تفصیل بتائی، کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے دو سال، حضرت عمر کے دس سال، حضرت عثمانؓ کے بارہ سال، اس طرح حضرت علیؓ ک کی بھی خلافت ہے، حضرت سعید نے حضرت سفینہؓ سے کہا کہ یہ مروانی لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ، حضرت علیؓ خلیفہ نہیں تھے، تو حضرت سفینہؓ نے فرمایا کہ بنی زرقاء، یعنی بنی مروان جھوٹ بولتے ہیں
اس حدیث میں ہے کہ خلافت نبوت 30 سال ہوگی۔

اس عقیدے کے بارے میں 0 آیتیں اور 12 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت دو سال، تین ماہ، دس دن ہے

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ، مطابق ۷جون ۶۳۲ء سے

۲۲جمادی الآخری،۱۳ھ، مطابق ۲۳،اگست، ۶۳۴ء تک

حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال، چھ ماہ، چار دن، ہے

۲۲جمادی الآخری ۱۳ھ مطابق ۲۳،اگست ۶۳۴ء سے

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ، مطابق ۳ نومبر ۶۴۴ء تک

حضرت عثمانؓ کی خلافت اگیارہ سال،اگیارہ ماہ،۲۲دن، ہے

۳ محرم ۲۴ھ، مطابق ،۹نومبر ۶۴۴ء سے

تا۲۵ ذی الحجہ ۳۵ھ، مطابق ،۲۴جون ۶۵۶ء تک

حضرت علیؓ کی خلافت چار سال آٹھ ماہ،۲۵دن ہے

۲۶ ذی الحجہ ۳۵ھ مطابق ۲۵جون ۶۵۶ء سے

تا۲۱ رمضان ۴۰ھ مطابق ۲۸ جنوری ۶۶۱ء تک

حضرت حسنؓ کی خلافت چھ ماہ، تین دن ہے

۲۲رمضان ۴۰ھ مطابق ۲۹جنوری ۶۶۱ء سے

تا ۲۵ ربیع الاول ۴۱ھ، مطابق ۲۹جولائی ۶۶۱ء تک

مجموعہ 30 تیس سال خلافت راشدہ کی مدت ہوئی۔۔۔۔۔انٹرنیٹ سے یہ حوالہ لیا ہے